36526-فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا

سوال

کیا میں فریضہ حج کی ادائیگی میں ایک یا دو برس کی تاخیر کرسکتا ہوں، مجھ میں استطاعت کی شرط تو پوری ہو چکی ہے، اگر میں اس برس حج کی ادائیگی کرتا ہوں تو اپنے بیوی بچوں سے دو برس تک دور رہوں گا اور ان کے پاس نہیں جاسکتا، میں ایک ہی بار فریضہ حج کی ادائیگی اور اپنے واہل وعیال کی زیارت نہیں کرسکتا، یا تو میں فریضہ حج کی ادائیگی کروں اور یا پھر اپنے اہل وعیال کی پاس جاؤں اور حج کو موخر کردوں، مجھے اس کے بارہ میں فتوی دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان کے لیے فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے کیونکہ جب بھی اس کے پاس حج کرنے کی استطاعت ہو اسے فوراحج کرنا چاہیے اسے علم نہیں کہ اگر اس نے فریضہ حج کی ادائیگی میں تاخیر کی تو کیا پیش آجائے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا تو فرمان ہے :

.{اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض کردیا گیا ہے جو بھی اس کی استطاعت رکھے}. آل عمران (97)۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

(حج کی ادائیگی میں جلدی کرو - یعنی فریضہ حج کی ادائیگی میں - کیونکہ تم میں سے کسی کو بھی یہ علم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا پیش آجائے) اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد میں روایت کیا ہے (314/1) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیں ارواء الغلیل (990)۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔